مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ہمارے والد محترم گورنمنٹ پینشنر تھے، ان کے انتقال کے بعد ان کی پینشن جو تقریبا ایک لاکھ ہے، ہماری والدہ محترمہ وصول کر رہی ہیں اور اس کا تصرف جہاں چاہے کرتی ہے، اس میں کسی کا عمل دخل برداشت نہیں کرتی، کہ یہ میری رقم ہے، میں اس کی مالکہ ہوں، ہر ماہ ایک قیمتی پونجی کو بے جا خرچ کر کے، کہتی ہیں کہ میرے پاس کچھ نہیں بچا، سب خرچ ہو گیا ہے۔ برائے مہربانی اس سلسلے میں ہم تمام بہن بھائی آپکی رہنمائی چاہتے ہیں شرعی حکم بتایا جائے

الجامعة الاشرفیة
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں سائل کے مطابق "والدہ محترمہ ساری پینشن لے کر خود ہی استعمال کرتی ہیں"۔ یاد رہے کہ پینشن حکومت کی طرف سے ایک تبرع اور احسان ہے، جس کی حقدار آپ کی والدہ ہی ہیں۔ ہر شخص کو اپنے مال میں ہر طرح (جائز) کا تصرف کرنے کا اختیار حاصل ہے، جیسے چاہے اس کو خرچ کرے۔ لہذا اولاد کا یہ کہنا کہ والدہ اکیلی پینشن استعمال کرتی ہیں، بالکل ناجائز ہے۔ ہاں البتہ اگر والدہ پینشن میں سے کچھ اولاد کو بھی دے دیں تو یہ ان کا احسان ہو گا۔

وفي درر الحكام شرح مجلة الأحكام :

"لأن للإنسان أن يتصرف في ملكه الخاص كما يشاء وليس لأحد أن يمنعه عن ذلك ما لم ينشأ عن تصرفه ضرر بين لغيره. ( انظر المادة ١١٩٢ )"(١/٤٧٣ ، ط:دار الكتب العلمية)والله تعالى اعلم بالصواب

**ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ**

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۹ / ربیع الاول / ۱۴۴۵ھ

2023/09/26ء

الجامعة الاشرفیة
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور

الجواب صحیح
عبید اللہ عفی عنہ

الجواب صحیح

دار الافتاء
رقم الافتاء: 158/99
التاریخ: 26/9/23
الجامعة الاشرفیة شارع فیروزپور لاہور